کتاب نما

رواداری اور پاکستان، محمد صدیق شاہ بخاری۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز ۷ سی ماتھر سٹریٹ لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۵۳۶۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

ہمارے ہاں رواداری کا لفظ بالعموم فراخ دلی، وسیع القلبی، بردباری، تحمل یا tolerance کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مصنف نے زیرنظر کتاب میں بعض اکابر کے بیان کردہ اصطلاحی مفہوم کے حوالے بھی دیے ہیں، جن کی روشنی میں اِس وقت پاکستانی مسلمانوں سے زیادہ شاید ہی کوئی قوم روادار ہوگی --- مصنف کا خیال ہے کہ اسی رواداری کے نتیجے میں پاکستان میں غیرمسلموں کو ہر طرح کی رعایات، سہولتیں اور حقوق حاصل ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب اس رعایت کا خطرناک حد تک غلط استعمال ہو رہا ہے۔

بخاری صاحب، اس سے قبل رواداری اور مغرب تالیف کر چکے ہیں۔ (تبصرہ: ترجمان القرآن، جون ۲۰۰۰ء) --- زیرنظر کتاب بھی اسی تسلسل میں بڑی کدوکاوش اور محنت شاقہ سے تالیف کی گئی ہے اور موضوع سے متعلق مختلف اصحاب کی، وقتاً فوقتاً شائع ہونے والی تحریروں کو بھی بڑی خوب صورتی سے کتاب میں سمیٹ لیا گیا ہے۔ ابواب و مباحث پر ایک نظر ڈالنے سے جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ رواداری کا مفہوم، رواداری: تہذیب اسلامی کا ایک اہم وصف، پاکستان میں اقلیتیں اور غیرمسلم ممالک میں مسلم اقلیتوں کی حالتِ زار، پاکستانی اقلیتوں کی مذہبی و تبلیغی سرگرمیاں، قادیانی اقلیت، اقلیتوں کے سیاسی، معاشی اور مذہبی حقوق اور ہماری رواداری، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں غیرمسلم اقلیتوں کی گرفت، قومی غیرت و آزادی کے خلاف ہونے والی سازشیں اور رواداری کے نام پر ہماری بے حسی اور بے حمیتی --- وغیرہ۔

مصنف کا خیال ہے کہ ہماری رواداری، ایک درجے میں فتنہ بن چکی ہے۔ اس کا آغاز اکبر کے ''دین الٰہی'' سے ہوا اور اب پاکستان میں موجود اقلیتوں کے ''مخصوص افراد'' رواداری کی آڑ میں ہماری ہی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں --- مولانا زاہد الراشدی نے سوال اٹھایا ہے کہ پاکستان میں مسیحی اقلیت کو آخر کون سا حق حاصل نہیں ہے؟ شہریت، کاروبار، ملکیت زمین و مکان و جایداد، شراب نوشی، نقل و حرکت، تحریر و تقریر، تعلیم، ووٹ، الیکشن، تنظیم سازی اور مذہبی تبلیغ وغیرہ کے حقوق تو حاصل ہیں --- البتہ انھیں نبیؐ کی

شان میں گستاخی کا حق حاصل نہیں، اور نہ ہم رواداری کے نام پر انھیں یہ حق دینے کے لیے تیار ہیں۔ دورِ حاضر میں انسانی حقوق کے نام پر بہت گرد اڑائی جا رہی ہے، مگر کیا گستاخی بھی انسانی حق ہے؟ اللہ پاک کے پیغمبروں کی اہانت، انسانی حقوق میں شامل نہیں (ص ۲۲۴)---محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب نے مقدمے میں لکھا ہے: کتاب پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ پاکستان اقلیتوں کے لیے جنت ہے کیوں کہ یہاں اقلیتوں کو شعائر اسلامی کا مذاق اُڑانے اور ہر طرح کی اشتعال انگیز مہم جوئی کی اجازت ہے۔

محمد صدیق شاہ بخاری نے ملّی دردمندی اور ایک گہرے جذبہ حمیت کے ساتھ، مگر توازن و اعتدال سے موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ مسلم مذہبی طبقے، سیاست دانوں اور صحافتی حلقوں کے ہاں پائی جانے والی عدم رواداری کی بھی بجا طور پر نشان دہی کر دی ہے۔

یوں تو ساری کتاب ہی اپنے موضوع پر ایک معلومات افزا اور دل چسپ دستاویز ہے کیوں کہ اس سے پہلے رواداری کے موضوع پر ایسی جامع کتاب کبھی مرتب نہیں کی گئی، مگر کتاب کے بعض حصے بے حد چشم کشا اور عبرت انگیز ہیں اور ''اے کشتۂ ستم! تری غیرت کو کیا ہوا'' کی دعوت ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

Studies in Hadith، [مطالعۂ حدیث] پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت۔ ناشر: کلیہ علوم اسلامیہ والسنہ شرقیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۱۹۴۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

اُمت مسلمہ کے لیے اسوۂ حسنہ، اطاعت و اتباع ذاتِ نبویؐ ہے، اور حدیث و سنت ہی اس کا بنیادی ذریعہ ہے۔ ائمہ حدیث نے حدیث کی صحت و ثقاہت کے لیے ایسے کڑے معیار قائم کیے ہیں کہ شاید ہی علوم اسلامیہ کے کسی دوسرے فن میں اس کی مثال ملتی ہو، جیسے: اصولِ روایت و درایت، اسناد کا علم، جرح و تعدیل اور فن اسماء الرجال وغیرہ۔ اس کے علاوہ حدیث نبویؐ سے کماحقہ استفادے کے لیے معجم (انڈکس) و اشاریے بھی مرتب کیے ہیں۔

سترھویں اور اٹھارھویں صدی عیسوی میں مستشرقین نے علومِ اسلامیہ بالخصوص علوم الحدیث پر مختلف اعتراضات کیے۔ جواب میں ائمہ حدیث اور محققین اسلام نے ان کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا مگر یہ کام زیادہ تر عربی اور اُردو زبانوں میں ہوا۔ انگریزی میں خالص علمی و تحقیقی کام جن محققین نے کیا ان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ڈاکٹر احمد حسن، ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی، ڈاکٹر زبیر احمد صدیقی، اور زیر نظر کتاب کی مصنفہ ڈاکٹر جمیلہ شوکت صاحبہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ علومِ اسلامیہ کی استاذ ہیں اور علوم الحدیث پر خصوصی مطالعے کا ذوق رکھتی ہیں۔ آپ نے مسند امام اسحٰق بن راھویہ پر تحقیقی کام کر کے کیمبرج یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سند لی تھی۔